مروّجہ نظامِ زمینداری اور اسلام (۹)

مزارعت اور آثارِ صحابہؓ و تابعینؒ

از قلم: مولانا محمد طاسین

آثارِ صحابہؓ و تابعینؒ وہ احادیث و روایات ہیں جن میں صحابہ کرامؓ اور تابعینِ عظام کے اقوال و افعال کا بیان ہوتا ہے۔ ان آثار سے ان شرعی احکام کی بعض عملی تفصیلات سمجھنے میں مدد ملتی ہے جو کتاب و سنّت سے ثابت ہوتے ہیں، آثارِ صحابہؓ و تابعین سے زندگی کے مختلف شعبوں سے متعلق اسلامی احکامات کے بعض عملی پہلوؤں کی وضاحت ہوتی ہے، لیکن چونکہ صحابہ و تابعین بھی اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت اور احکام کتاب و سنّت کی پیروی کے اسی طرح مکلف تھے جس طرح بعد میں آنے والے ہر زمانے کے مسلمان، اسی طرح صحابہ کرام بعد والوں کی بہ نسبت خطاؤں سے بہت کچھ محفوظ سہی لیکن بجائے خود معصوم نہ تھے۔ ان کی اجتہادی آراء میں صواب و خطاء دونوں کا احتمال تھا۔ لہٰذا کسی مسئلہ سے متعلق ان کے ایسے اقوال و اعمال جن میں اختلاف پایا جاتا ہو یعنی بعض اس کے جواز پر اور بعض عدم جواز پر دلالت کرتے ہوں تو یہ معلوم کرنے کے لئے کہ ان میں سے کون سے اقوال و اعمال صحیح و صواب اور کون سے غیر صحیح اور خطاء ہیں، اصل معیار کتاب اللہ اور سنّتِ رسول اللہ ہیں۔ چنانچہ جو اقوال و افعال اصولی و بنیادی طور پر کتاب و سنّت سے مطابقت رکھتے ہوں انہیں صحیح اور قابلِ اعتماد اور جو مطابقت نہ رکھتے ہوں ان کو غیر صحیح، ناصواب اور ناقابلِ اعتبار سمجھنا اور ماننا ضروری ہوگا۔

کتبِ حدیث میں مزارعت و کراء الارض کے متعلق صحابہؓ و تابعینؒ کے جو اقوال و افعال محفوظ ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ صحابہ و تابعین میں سے بعض اس کے جواز کے قائل تھے اور بعض عدم جواز کے، اور ان کے مابین اس مسئلہ میں اختلافِ آراء پایا جاتا تھا، فروری

© rasailojaraid.com

ہے کہ اس بحث میں وہ آثارِ صحابہؓ و تابعین نقل کئے جائیں جن سے اس کا اظہار ہوتا ہے۔
اس سلسلہ میں سب سے پہلے وہ آثار خاص طور پہ قابلِ ذکر ہیں جو صحیح البخاری کے "باب المزارعة بالشطر ونحوه" کے ترجمۃ الباب میں بیان کئے گئے ہیں اور جن کو وہ حضرات اپنے موقف کی تائید میں شد و مد کے ساتھ پیش کرتے ہیں جو جوازِ مزارعت کے قائل اور دعویدار ہیں۔
ان میں صحابہؓ کے آثار بھی ہیں اور تابعینؒ کے آثار بھی، لیکن ان آثار کو نقل کرنے سے پہلے جو بخاری کے ترجمۃ الباب میں مذکور ہیں یہ عرض کر دینا ضروری ہے کہ شارحین بخاری نے لکھا ہے کہ امام بخاری نے اپنی کتاب میں ہر باب کے تحت احادیث بیان کرنے سے پہلے باب کے عنوان کے ساتھ عام طور پر جو روایات بیان کی ہیں ان میں انہوں نے صحت کے اس معیار کو ملحوظ نہیں رکھا جس کو انہوں نے احادیث باب میں ملحوظ رکھا ہے۔ لہٰذا ترجمۃ الباب کی احادیث و روایات میں قوی بھی ہیں اور ضعیف بھی، قابلِ اعتماد بھی ہیں اور ناقابلِ اعتماد بھی، ان میں وہ بھی ہیں جن کا ترجمۃ الباب سے واضح تعلق ہے اور وہ بھی ہیں جن کا ترجمۃ الباب سے اور جس مسئلہ کے لئے باب قائم کیا گیا ہے کوئی خاص تعلق نہیں بلکہ بہت دور کا عمومی تعلق ہے۔ مثلاً علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے مولانا بدرِ عالم صاحب فیض الباری شرح البخاری کے اندر امام بخاری کے تراجم ابواب کی بحث میں لکھتے ہیں:

"ومن دأبه انه يضع فى تراجم التعليقات والآثار والضعاف من الاحاديث المرفوعة بضعف يسير" (ص۱۴)

اور امام بخاری کی عادت و روش میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ تراجم ابواب میں رکھتے ہیں تعلیقات اور آثارِ صحابہ و تابعین اور مرفوع احادیث میں سے وہ حدیث جو معمولی ضعف کی وجہ سے ضعیف ہوتی ہیں ___ تعلیقات سے مراد وہ احادیث ہیں جن کی سند میں بعض راویوں کے عدم ذکر سے انقطاع ہوتا ہے۔

اسی طرح لامع الدراری شرح البخاری میں حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب حضرت شیخ الہند اور شیخ محمد عابد سندھی کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"ان الامام البخاری كثيرا ما يذكر فى الترجمة آثار الصحابة وغيرهما، فمنها ما يكون مثبتا للترجمة ومنها ما يذكر

© rasailojaraid.com

لادنیٰ مناسبۃ" (مقدمہ لامع الدراری ص۲۲۶)

"امام بخاری عموماً ترجمۃ الباب میں آثارِ صحابہؓ اور آثارِ تابعینؒ ذکر کرتے ہیں جن میں سے بعض کی حیثیت ترجمہ کے لئے مثبت دلیل کی ہوتی ہے اور بعض ترجمہ سے یونہی معمولی اور دور کی مناسبت رکھتے ہیں۔

چنانچہ شارحین بخاری جیسے حافظ ابن حجرؒ، حافظ بدرالدین عینیؒ اور کرمانی وقسطلانی نے بخاری کے تراجم ابواب کی احادیث و آثار میں سے بعض کو ضعیف اور ساقط الاعتبار لکھا ہے لہٰذا ہو سکتا ہے کہ باب المزارعۃ بالشطر ونحوہ کے ترجمہ میں ذکر کردہ بعض آثار ضعیف اور غیر متعلق ہوں، میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی وہ پوری عبارت جس میں انہوں نے جوازِ مزارعت کے متعلق آثارِ صحابہ وتابعین بیان فرمائے ہیں نقل کرنے کی بجائے مناسب سمجھتا ہوں کہ ایک ایک ٹکڑا نقل کرکے اس پر بحث کی جائے۔ اس کے شروع میں جو اثر ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:

وقال قیس بن مسلم عن ابی جعفر قال ما بالمدینۃ اھل بیت ھجرۃ الا یزرعون علی الثلث والربع۔	اور قیس بن مسلم نے ابوجعفر سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے فرمایا کہ مدینہ میں مہاجرین کا کوئی گھر نہ تھا جو تہائی اور چوتھائی پر کاشت نہ کرتا کراتا ہو۔
ص۳۱۳ ۔ ج ۱	

یہ اثر ایسا ہے کہ اس کی سند اور اس کے متن پر بحث و تحقیق کی کافی گنجائش ہے،

اس اثر میں جس تابعی کا قول بیان ہوا ہے ان کا نام محمد بن علی بن حسینؒ، لقب باقر اور ان کی کنیت ابوجعفر ہے اور مدینہ منورہ کے رہنے والے ہیں، اس سند سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ اثر امام بخاری نے قیس بن مسلم سے اور قیس بن مسلم نے ابوجعفر الباقر سے سنا ہے لیکن حقیقت میں ایسا نہیں کیونکہ تہذیب التہذیب کے مطابق قیس بن مسلم کی وفات ایک سو بیس ہجری (۱۲۰ھ) میں ہوئی اور امام بخاری کی ولادت ایک سو چورانوے (۱۹۴ھ) میں۔ گویا قیس بن مسلم کی وفات کے چہتر (۷۴) سال بعد ہوئی۔ لہٰذا امام بخاری کے قیس بن مسلم سے سماع کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، بلکہ جیسا کہ امام بخاری کی ایک روایت سے جو کتاب الایمان میں ہے، ظاہر ہوتا ہے کہ امام بخاری اور قیس بن مسلم کے درمیان تین

© rasailojaraid.com

واسطے ہیں، اس روایت کی سند اس طرح ہے :

"حدثنا الحسن بن الصباح، سمع جعفر بن عون، حدثنا ابو العمیس، اخبرنا قیس بن مسلم"

لہٰذا قرینِ قیاس یہ ہے کہ زیر بحث اثر کی سند میں بھی امام بخاری اور قیس بن مسلم کے درمیان تین راوی فرو ہوں گے جن کا یہاں ذکر نہیں بنا بریں اس انقطاع کی وجہ سے یہ اثر ضعیف ہے۔

حافظ ابنِ حجر نے فتح الباری میں اور حافظ بدر الدین عینی نے عمدۃ القاری شرح البخاری میں اس اثر کی شرح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ :

وھذا الاثر وصلہ عبد الرزاق قال اخبرنی الثوری قال اخبرنا قیس بن مسلم بہ ۔

اس اثر کو حافظ عبد الرزاق نے اپنی مصنف میں متصل سند کے ساتھ بیان کیا ہے جس میں امام عبد الرزاق اور قیس بن مسلم کے درمیان حضرت سفیان الثوری کا واسطہ ہے۔

جس اثر کا حوالہ دیا گیا ہے وہ مطبوعہ مصنف عبد الرزاق میں ان الفاظ سے ہے۔

قال الثوری واخبرنی قیس	سفیان ثوری نے مجھ سے بیان کیا کہ
بن مسلم عن ابی جعفر قال ما	ان سے قیس بن مسلم نے ابو جعفر سے
بالمدینۃ اھل بیت ھجرۃ	روایت کرتے ہوئے کہا کہ مدینہ میں
الا یعطون ارضھم بالثلث و	مہاجرین کا کوئی گھرانہ نہیں جو اپنی زمینیں
الربع (ص ۱۰۰ - ج ۸)	تہائی اور چوتھائی پیداوار پر نہ دے رہا ہو۔

بہرحال اس روایت سے یہ تو ضرور ظاہر ہوتا ہے کہ امام عبد الرزاق اور قیس بن مسلم کے درمیان سفیان ثوریؒ کے واسطہ سے سند متصل ہے اور یہ کہ بلا شبہ اس سے بخاری کے بیان کردہ اثر کو کچھ تقویت مل جاتی ہے۔ لیکن چونکہ یہ ضروری نہیں کہ امام بخاری نے یہ اثر عبد الرزاق کے حوالے سے بیان کیا ہو کسی اور کے حوالے سے بھی ہو سکتا ہے، پھر اگر یہ بھی تسلیم کر لیا جائے کہ امام بخاری نے یہ اثر امام عبد الرزاق کے حوالے سے بیان کیا ہے تو اس صورت میں بھی امام بخاری اور امام عبد الرزاق کے درمیان کا راوی مجہول رہتا ہے۔ کیونکہ امام بخاری اور امام عبد الرزاق کے درمیان ایک راوی کا ہونا ضروری ہے۔ اور اگر

© rasailojaraid.com

انہوں نے یہ اثر ابوبکر بن ابی شیبہ کے حوالے سے بیان کیا ہے جو امام بخاری کے شیوخ میں سے ہیں تو یہ اثر سند کے لحاظ سے بالکل متصل ہو جاتا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ میں وہ اس طرح ہے:

حدثنا ابوبکر قال حدثنا وکیع عن سفیان عن قیس بن مسلم عن ابی جعفر قال ما بالمدینۃ اهل بیت هجرۃ الا وهم یعطون ارضهم بالثلث والربع۔ (ص ۳۴۳ ۔ ج ۶)

تعجب ہے کہ حافظ ابن حجر نے اس کا حوالہ کیوں نہیں دیا۔

علاوہ ازیں حافظ ابن حجر نے اس اثر کی شرح میں یہ بھی لکھا ہے۔

" وحکی ابن التین ان القابسی انکر هذا وقال کیف یروی قیس بن مسلم هذا عن ابی جعفر وقیس کوفی وابو جعفر مدنی ولا یرویه عن ابی جعفر احد من المدنیین "

(ص ۸ ۔ ج ۵، فتح الباری)

"ابن التین نے نقل کیا ہے کہ القابسی نے اس اثر کا انکار کیا اور اس کی وجہ یہ بتائی ہے کہ قیس بن مسلم ابوجعفر سے یہ کیسے روایت کر سکتا ہے جبکہ قیس کوفہ کا رہنے والا ہے اور ابوجعفر مدینہ کے باشندے ہیں اور اس اثر کو ابوجعفر سے مدینہ کا کوئی راوی روایت نہیں کرتا۔

اس اعتراض کا علامہ ابن حجر نے جو جواب دیا ہے اسے نقل کرنے سے پہلے یہ بتلا دینا مفید ہوگا کہ ابن التین کا نام عبدالواحد ہے اور نسبت السفاقسی سے معروف ہیں۔ مالکیہ کے چوٹی کے علماء میں سے اور جلیل القدر محدث ہیں۔ صحیح البخاری کی شرح لکھی ہے جس کا کشف الظنون میں ذکر ہے، اسی طرح علامہ قسطلانی نے بھی اپنی شرح البخاری ارشاد الساری کے مقدمہ میں اس کا ذکر کیا اور یہ بھی لکھا ہے کہ انہوں نے ابن التین کی شرح بخاری کا مطالعہ بھی کیا ہے، ابن التین کا ترجمہ نیل الابتہاج میں موجود ہے۔ اور القابسی کا نام علی بن محمد بن خلف القابسی المعاذی المالکی اور ان کی کنیت ابوالحسن ہے بلند پایہ عالم، فقیہہ اور حدیث کے حافظ اور علل حدیث اور صاحب تصانیف ہیں، دیباج للمذہب اور شذرات الذہب وغیرہ میں ان کا ترجمہ ہے۔ سنہ ولادت (م ۳۲۴

اور سنۂ وفات (۴۰۳ھ) ہے، بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ حافظ ابن حجر نے ابن التین کی شرح بخاری سے بہت استفادہ کیا ہے اور فتح الباری میں کئی جگہ ان کی عبارتیں نقل فرمائی ہیں جن میں ایک عبارت وہ ہے جو ابھی اوپر نقل کی گئی۔ علامہ ابن التین نے اپنی شرح بخاری میں قیس بن مسلم کے اثر مذکور کی شرح میں علامہ القابسی کا وہ قول بیان کیا ہے جو فتح الباری کی مذکورہ عبارت میں ہے یعنی یہ کہ علامہ قابسی، قیس بن مسلم کے اس اثر کا انکار کرتے اور یہ فرماتے تھے کہ قیس بن مسلم کوفی اور ابوجعفر الباقر مدنی ہیں اور ابوجعفر کے قول مذکور کو صرف قیس روایت کرتے ہیں۔ کوئی مدنی راوی روایت نہیں کرتا۔ لہٰذا اس میں ضرور کوئی گڑبڑ ہے، علامہ ابن حجر نے اس اعتراض کا جواب یہ دیا ہے کہ چونکہ قیس بن مسلم ایک ثقہ راوی ہیں اور ثقہ راوی کی روایت قابلِ قبول ہوتی ہے اگرچہ وہ اس روایت میں بالکل متفرد ہی کیوں نہ ہو۔ ان کے عربی الفاظ یہ ہیں:

وکم من ثقۃ تفرد بمالم یشارکہ فیہ ثقۃ آخر وان کان الثقۃ حافظا لم یضرہ الانفراد والواقع ان قیسالم ینفرد بہ فقد وافقہ غیرہ فی بعض معناہ۔ (ص ۸ ۔ ج ۵)

"اور کتنے ایسے ثقہ راوی ہیں جو اپنی روایت میں متفرد ہوتے ہیں اور دوسرا کوئی ثقہ ان کے ساتھ شریک نہیں ہوتا، اگر وہ ثقہ حافظ ہو تو روایت میں اس کا منفرد ہونا کچھ مضر نہیں ہوتا، اور واقعہ یہ ہے کہ قیس بن مسلم اس میں منفرد بھی نہیں بعض دوسروں کی روایت میں بھی کسی حد تک اس سے موافقت موجود ہے۔"

(جاری ہے)   OOOOOOO

"اسلام میں خواتین کا مقام" کے موضوع پر ڈاکٹر اسرار احمد کا ایک اہم خطاب ماہنامہ میثاق کے مئی ۸۲ء کے شمارے یعنی اشاعتِ خصوصی میں ملاحظہ فرمائیں مزید برآں اس موضوع پر دیگر اصحابِ علم و دانش کی تحریریں بھی اس اشاعتِ خصوصی میں شامل ہیں۔
یہ شمارہ دفتر میں محدود تعداد میں موجود ہے قیمت فی پرچہ (قسم ادنیٰ) ۱۰/۶ روپے۔

© rasailojaraid.com